

# آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ — نمبر گیارہ

عدد گیارہ

Jeff Pippenger

2026-05-21

یوایل کی کتاب شاید کلام مقدس میں پچھلی بارش کا سب سے براہ راست مکاشفہ ہے، اور یوایل آغاز ہی میں لادکیہ کے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کے ذریعے سرانجام دی گئی ارتداد کی چار نسلوں کا حوالہ دیتا ہے۔ یوایل کی ابتدائی آیات میں بڑھتی ہوئی تباہی کی صورت میں ظاہر کی گئی وہ چار نسلیں، حزقی ایل کے آٹھویں باب کی چار بڑھتی ہوئی مکروہات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ 1863 سے 1888 تک پہلی نسل کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ ملرائٹس کے بنیادی پیغام کے رد کیے جانے کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ 1843 اور 1850 کے ابتدائی چارٹس میں پیش کیا گیا، جیسا کہ حبوق کے دوسرے باب میں ظاہر کیا گیا ہے، اور جو عہد کی علامت ہیں، جیسا کہ دس احکام کی دو تختیوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔

1888 سے 1919 تک کا عرصہ اُس نسل کی نمائندگی کرتا ہے جس نے ایمان کے وسیلہ سے راستبازی کے تجربہ کو رد کر دیا، جو ایک ایسے تجربہ کو پیدا کرتا ہے جس کی نمائندگی فلدفیہ کی کلیسیا کرتی ہے۔ پہلی نسل میں بغاوت کی توجہ قیادت کے اُس کام پر مرکوز تھی جس کی نمائندگی ولیم ملر کرتے تھے، اور 1888 کی دوسری نسل میں روح نبوت کی قیادت کے خلاف بغاوت کی گئی۔ 1919 کی تیسری نسل کا آغاز ولیم وارن پریسکاٹ کی کتاب، The Doctrine of Christ، سے ہوا اور 1956 میں کتاب Questions on Doctrine پر اختتام پذیر ہوئی۔ وہ تیسری نسل دنیا کے ساتھ مصالحت کی نسل تھی، جب ایڈونٹ ازم نے امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے طبی طریق کار کی منظوری، اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور رومن کیتھولک ازم کے علمی اہل دانش کی جانب سے اپنے کالجوں کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کی۔

تیسری نسل میں ایلین واٹ کے قلم سے صادر ہونے والی تعلیمی ہدایت کو رد کر دیا گیا اور اس کی جگہ دنیا کے جھوٹے تعلیمی طریقوں نے لے لی، جیسا کہ یونان کے تعلیمی فلسفہ میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔ یونانی تعلیم کی نمائندگی دیوی ایتھینا کرتی ہے، جو نیش ول، ٹینیسی میں واقع پارٹینون ہیکل کی نقل میں معبودہ کے طور پر قائم ہے۔

حقیقی تعلیم کی مثال بائبل میں نبی الیشع سے وابستہ انبیاء کے مدرسوں میں پائی جاتی ہے۔ 167 قبل مسیح کی مکابی بغاوت سے لے کر 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی تک، یہ بڑی حد تک قدیم حقیقی جلالی سرزمین کی ثقافت اور قوم میں یونانی تعلیم کی دراندازی کے خلاف ایک احتجاج تھا۔ مکابیوں کا احتجاج ہر سطح پر یونانی اثر کے خلاف ایک بغاوت تھا، لیکن مکابی غیرت مندوں کی تاریخ اور محرکات میں یونان کا تعلیمی اثر اس قدر ہمہ گیر تھا کہ اسے اس حقیقت سے الگ نہیں کیا جا سکتا کہ غالباً یونانی تعلیم وہ سب سے بڑا عامل تھی جو یہودیوں کی جانب سے یسوع مسیح کو اپنے مسیحا کے طور پر رد کرنے سے وابستہ تھی۔ ایسی کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو یہودیوں پر یونانی تعلیم کے منفی اثر اور مسیح کے یہودی رد اور مصلوب کیے جانے میں باطل تعلیمات کے کردار کی نشان دہی کرتی ہیں۔

مکابی بغاوت جدید روحانی جلالی سرزمین میں 1776ء کی بغاوت کے مطابق ہے۔ اس وقت ریاستہائے متحدہ میں 4,000 سے زیادہ رجسٹرڈ جامعات موجود ہیں جو یونانی اور جیسیوٹ تعلیمی طریق کار کے فلسفے پر قائم کی گئی ہیں۔ گزشتہ دس سے زائد برسوں کی انتشار پسندی اور بے قانونی کو براہ

راست ریاستہائے متحدہ کے اُن نام نہاد تعلیمی مراکز تک پہنچایا جا سکتا ہے جو کئی دہائیوں سے ایسے طلبہ کی ذہن سازی کرتے رہے ہیں، جنہیں پہلے ہی ذرائع ابلاغ اور تفریحی وسائل کے ذریعے اس امر کے لیے تیار کیا جا چکا تھا کہ وہ ان عالمگیر فلسفوں کو قبول کر لیں جو انقلابِ فرانس کے دور کے شیطانی فلسفوں سے ماخوذ ہیں۔ آج کی جامعات کے طلبہ کو اُن تعلیمی مراکز میں داخل ہونے سے پہلے ہی اُس طرزِ زندگی کو قبول کرنے کے لیے تیار کیا جا چکا تھا جس کی نمائندگی سدوم اور عمورہ کرتے ہیں، اور جو سفید فام لوگوں، مسیحیوں، اور حقیقی امریکی تاریخ پر حملہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے تھے۔ ریاستہائے متحدہ کا آج کا کوئی شہری جو انصاف کے اُس مسلسل دوہرے معیار والے نظام کو سمجھنا چاہتا ہے جو بائبل اور روحِ نبوت میں نشان زدہ اس حقیقت کی تکمیل کرتا ہے کہ انصاف اور سچائی گلیوں میں ڈال دی گئی ہیں، اُسے یہ سمجھنا چاہیے کہ موجودہ حالات ایک بامقصد منصوبہ بند حملے کا نتیجہ ہیں، جس کی تلقینِ زندگی کے ابتدائی ترین برسوں ہی سے ایک ایسے نظامِ تعلیم کے ذریعے کی جاتی ہے جو نوعِ انسان کو اشرافی عالمگیر قوتوں کے تسلط کے تحت لانے کے لیے بنایا گیا ہے—اژدہا کی قوت!

ایلن وائٹ کی تحریروں میں پانچ بڑے موضوعات ہیں: تعلیم، صحت کی اصلاح، مسیحی زندگی، عظیم کشمکش کا موضوع، اور عملی دینداری۔ تعلیمِ روحِ نبوت کے پانچ بڑے موضوعات میں سے ایک ہے، اور ایلن وائٹ اتنی ہی بائبلِ نبی تھیں جتنا کہ ہر وہ نبی جس کا ذکر خدا کے کلام میں آیا ہے۔ دوسری باتوں کے علاوہ، اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ان کی زندگی ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے اور ان کی مثال کے طور پر ایک نمونہ ہے۔ اس سے پہلے کہ کوئی یہ سمجھے کہ صرف مسیح ہی ہمارا نمونہ ہونا چاہیے، پولس بیان کرتا ہے:

کیونکہ اگرچہ مسیح میں تمہارے دس ہزار مرتبے ہوں، تو بھی بہت سے باپ نہیں؛ اس لیے کہ مسیح یسوع میں نے ہی انجیل کے وسیلہ سے تمہیں جنا ہے۔ پس میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ میرے پیرو ہو جاؤ۔ ۱ کرنتھیوں ۴:۱۵

بطورِ نبیہ، ایلن وائٹ ایک نمونہ ہیں۔ صرف ایک ہی موقع ایسا آیا جب ایلن وائٹ نے بورڈ کی رکن ہونے کا کردار قبول کیا، اور وہ موقع ایک ایسے کالج کے قیام کے ساتھ متعلق تھا جس نے حقیقی تعلیم کے اُن اصولوں کو اختیار کیا تھا جو اُن کی خدمت کے پانچ بڑے موضوعات میں سے ایک کے طور پر پیش کیے گئے تھے۔ ٹینیسی کے میڈیسن میں واقع وہ کالج نیشویل، ٹینیسی کے شہری ضلع کے اندر واقع ہے۔ نہ صرف انہوں نے 1904 سے لے کر 1915 میں اپنی وفات سے ایک سال پہلے تک میڈیسن کالج کے بانی بورڈ میں شامل ہونے پر رضامندی ظاہر کی، بلکہ جس زمین پر وہ کالج قائم کیا گیا، اس کے انتخاب میں بھی ان کا بنیادی کردار تھا۔ نیشویل یونانی تعلیمی نظام کا مرکز ہے، جس نے مکابیوں کی تاریخ میں یہودیوں کو اپنے مسیحا کو قبول کرنے سے باز رکھنے میں مدد دی؛ اور مکابی اُن زمانوں کی مرتد پروٹسٹنٹ کی تمثیل ہیں جن میں ہم اب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مکابیوں کی لکیر آیت چالیس کی مخفی تاریخ میں مضبوطی سے قائم کی گئی ہے، جو اُس مرتد پروٹسٹنٹ کی نمائندگی کرتی ہے جسے اب یونانی تعلیم کے بالکل انہی—اگرچہ ایک جدید صورت میں—تباہ کن ثمرات سے پوری طرح تعلیم و تلقین دے دی گئی ہے۔

ایڈونٹ ازم کی تیسری نسل میں، اُس قیادت نے جس نے 1888 میں روحِ نبوت کو رد کر دیا تھا، اپنے تعلیمی نظام کو دنیا کے منظوریاتی ڈھانچے کے سپرد کرنے کا انتخاب کیا۔ نیش وول حقیقی اور جھوٹی دونوں تعلیم کے علامتی مرکز کی نمائندگی کرتا ہے۔ نبیہ نے اسی شہر کا انتخاب کیا جسے دنیا نے یونانی تعلیم کو یادگار بنانے کے لیے منتخب کیا تھا، کیونکہ یونانی تعلیم کے برخلاف، جو سچائی کو الگ تھلگ مضامین میں تقسیم کرنے پر مبنی ہے تاکہ کل کو تباہ کر دے، سچی تعلیم سسٹر وائٹ کے دیگر چار بنیادی موضوعات—اصلاحِ صحت، عملی دینداری، مسیحی طرزِ زندگی، اور بالخصوص عظیم نزاع کے موضوع—کی بنیادی اساس ہے۔

یسوع ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انتہا کی تصویر کشی کرتا ہے، اور باغ عدن کی آزمائش اُس آزمائش کی مثال ہے جس کا سامنا اب دنیا کر رہی ہے۔ آخر کی آزمائش وہی ہے جو ہر بائبل آزمائش ہوتی ہے، کیونکہ خدا کبھی نہیں بدلتا۔ ایک بائبل آزمائش تین مراحل پر مشتمل ایک امتحانی عمل ہے، جو امتحان کے اس عمل کے اختتام پر دو جماعتیں پیدا کرتا ہے جو ظاہر ہو جاتی ہیں۔ پہلا فرشتہ ان تین مراحل کو یوں بیان کرتا ہے کہ خدا سے ڈرو، اُسے جلال دو، کیونکہ عدالت کی کسوٹی والی آزمائش کا وقت آ پہنچا ہے۔ پہلا مرحلہ یہ حکم تھا کہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھانا۔ خدا کے لازم خوف سے محروم ہو کر، حوا درخت کی آزمائش میں ناکام ہوئی اور اُس پھل کو کھا لیا جو بھلائی اور برائی دونوں کی نمائندگی کرتا تھا۔ آدم کا خوف خدا بھی اُسے درخت کی بغاوت میں شریک ہونے سے نہ روک سکا، اور اُن دونوں پر عدالت نازل ہوئی، کیونکہ انہوں نے ایک ایسی زندگی کو ظاہر کیا جو الوہیت کی قائم رہنے والی حضوری سے خالی تھی۔

آخری ایام کی آزمائش ایک تنبیہ کے ساتھ شروع ہوتی ہے کہ اُس علم کے اضافہ کو کھایا جائے جو مکاشفہ یسوع مسیح میں اُس وقت کھولا جاتا ہے جب بنی نوع انسان کی مہلت آزمائش اپنے اختتام کے بالکل قریب پہنچتی ہے۔ خواہ ایڈونٹ ازم کے اندر ہوں یا ایڈونٹ ازم سے باہر، آزمائش کی بنیاد اُس "علم" کے اضافہ کے قبول کرنے یا رد کرنے پر ہے جو ہمارے زمانہ میں کھولا گیا ہے۔ علم کی وہ آزمائش باغ کے آزمائشی درخت کے ذریعے ظاہر کی گئی ہے، جو نیکی یا بدی میں سے کسی ایک کے علم کی نمائندگی کرتا ہے۔ حقیقی تعلیم 1904 میں نیش ول، ٹینیسی میں واقع اور ممٹل کی گئی، اور جھوٹی تعلیم 1897 میں نیش ول میں واقع اور ممٹل کی گئی، پھر 1920 میں ایک مستقل عمارت کے طور پر دوبارہ تعمیر کی گئی۔ نبیہ کی زندگی میں حقیقی تعلیم نیش ول میں محفوظ کی گئی، اور جھوٹی تعلیم بھی محفوظ کی گئی۔ 1915 میں اُس کی وفات کے بعد، پارٹھینون ہیکل کی دوسری اور مستقل تعمیر میں جھوٹی تعلیم بحال کی گئی، اور سچی تعلیم کو لاؤدیکائی سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی قیادت کی جانب سے دنیا کے ساتھ مصالحت کے ذریعے رد کر دیا گیا۔

نیش ول کے لقب، "جنوب کا ایتھنز"، نے 1897ء کی سینٹینیل نمائش کے مرکزی نشان کے طور پر اس عمارت کے انتخاب کو متاثر کیا۔ نمائش میں متعدد عمارتیں قدیم اصل نمونوں کی بنیاد پر تعمیر کی گئی تھیں۔ تاہم، پارٹھینون ہی واحد عمارت تھی جو بعینہ ایک مکمل نقل تھی۔ آج کا نیش ول، ٹینیسی، اپنی موسیقی کے سبب مشہور ہے، لیکن جانی کیش میوزیم کے وجود میں آنے سے پہلے نیش ول اپنی گائیکی نہیں بلکہ اپنی تعلیم کے لیے معروف تھا۔

1850 کی دہائی تک نیش ول متعدد اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کر کے پہلے ہی "جنوب کا ایتھنز" کا لقب حاصل کر چکا تھا؛ یہ ریاستہائے متحدہ کے جنوبی حصے کا پہلا شہر تھا جس نے ایک عوامی تعلیمی نظام قائم کیا۔ صدی کے اختتام تک نیش ول میں، Fisk University، St. Cecilia Academy، Vanderbilt University اور Montgomery Bell Academy، Meharry Medical College، Belmont University سب اپنے دروازے کھول چکے ہوں گے۔ اُس زمانے میں نیش ول جنوب کے نہایت شائستہ اور تعلیم یافتہ شہروں میں سے ایک سمجھا جاتا تھا، جو دولت اور ثقافت سے معمور تھا۔

الہامی کلام میں بدکرداری کا بھید اسم بھی ہے اور فعل بھی۔ الہام شیطان کو، اور پوپ کو—جیسے سسٹر وائٹ شیطان کا "دایاں ہاتھ" کہتی ہیں—بدکرداری کا بھید قرار دیتا ہے۔ تاہم "بدکرداری کا بھید" حق اور خطا کے امتزاج کو بھی بیان کرتا ہے۔ یوایل کی ارتداد کی چار پشتیں، حرقی ایل کے باب آٹھ کی چار بڑھتی ہوئی مکروہات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ وہ دو گواہ مکاشفہ کی پہلی چار کلیسیاؤں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، اور تیسری کلیسیا کی نمائندگی قسطنطین کے اُس سمجھوتے سے ہوتی ہے جس میں مسیحیت کو بت پرستی کے ساتھ ملا دیا گیا۔ وہ پہلی چار کلیسیائیں قدیم اسرائیل کی تاریخ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں، جو جدید اسرائیل کی تاریخ کی علامت ہے۔

قدیم اسرائیل کی تیسری نسل میں، اسرائیل کے بادشاہوں نے دوسری قوموں کے ساتھ ایسے اتحاد قائم کیے جنہیں کبھی بھی خدا کے لوگوں کے ساتھ اتحاد میں نہیں لایا جانا تھا۔ مکاشفہ کی کتاب میں قدیم لفظی اسرائیل اور مسیحی کلیسیا کے مابین جو مماثلت بیان کی گئی ہے، وہ ایک نبوتی موضوع ہے جیسے \*\*Tables\*\* کے عنوان سے مطالعے میں واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یوایل چوتھی اور آخری نسل کو—جو خدا کے برگزیدہ عہدی لوگ ہونے سے "کاٹ دی گئی" ہے—حزقی ایل کی چار بتدریج بڑھتی ہوئی مکروہات میں ان پچیس بزرگوں کے ساتھ مربوط کرتا ہے جو سورج کو سجدہ کر رہے ہیں۔ وہ چوتھی نسل، جہاں لاودیکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹزم اتوار کے قانون کے وقت سورج کو سجدہ کرتے ہوئے کاٹ دی جاتی ہے، تھیاتیرہ کی چوتھی کلیسیا کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جو یا تو 538ء میں پاپائیت کے دور حکومت کی، یا جلد آنے والے اتوار کے قانون کی علامت ہے۔ پرگمنس کی تیسری کلیسیا "مصالحہ" کی نمائندگی کرتی ہے، خواہ وہ قدیم اسرائیل کا مشرکانہ سلطنتوں کے ساتھ متحد ہونا ہو، یا قسطنطین کا مشرکانہ مذہب کو مسیحیت کے ساتھ ملا دینا؛ اور یہ دونوں گواہ مکاشفہ تیرہ کے زمینی درندہ کی تیسری نسل سے خطاب کرتے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ کی وہ چار نسلیں، جنہیں دیگر حقائق کے ساتھ ساتھ 400/430 برس کی غلامی کے دوران مصر کے ذریعے بطور مثال پیش کیا گیا تھا، اس انجام پر پہنچیں کہ فرعون بحرِ قلزم کے پانیوں میں غرق ہو گیا۔ وہ پانی اس قوم کے خاتمے کی علامت تھے جس پر اس وقت عدالت آئی تھی جب خدا نے نبی موسیٰ کے وسیلہ سے قدیم اسرائیل کی خلاصی برپا کی۔ ریاست ہائے متحدہ اُس مدتِ وقت میں موردِ عدالت ٹھہرتی ہے جس میں خدا کی کلیسیا پر عدالت اپنے انجام کو پہنچتی ہے؛ لہذا یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ وہ پانی جنہوں نے فرعون کی زندگی کا خاتمہ کیا، فرعون پر مشرقی ہوا کے چھوڑے جانے کے سبب آئے، جو خدا کے اپنے برگزیدہ لوگوں کو نجات دیتے وقت اُن پانیوں کو اپنی جگہ روکے ہوئے تھی۔ مشرقی ہوا تیسری ہلاکت ہے جو اُس وقت اتوار کے قانون پر ضرب لگاتی ہے جب مکاشفہ گیارہ کا زلزلہ آ پہنچتا ہے۔

زمین کے درندہ کی چوتھی اور آخری نسل سے پہلے آنے والی نسل جمہوری اور پروٹسٹنٹ، دونوں سینگوں پر پوری ہوتی ہے۔ جمہوری سینگ کی وہ مفاہمت جو اس کی تیسری نسل میں انجام پائی، پہلی عالمی جنگ کے گرد و نواح کے زمانے میں واقع ہوئی، اور اس نے ریاستہائے متحدہ کو اپنی معاشی ساخت وفاق ریزرو کے عالمگیر پسندوں کے حوالے کر دینے کی علامت بنائی۔ اسی عرصہ میں لاودیکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹ ازم نے اپنی طبی اور تعلیمی خدمت کو دنیوی تعلیم اور طب کے معیاروں کے مطابق "accredited" کرانے کی کوشش کی۔ بطورِ فعل، "بدی کا بھید" قسطنطین اور قدیم اسرائیل کے بادشاہوں کی اُس مفاہمت کی نمائندگی کرتا ہے جو انہوں نے دنیا کی قوتوں کے ساتھ کی۔ اس مفاہمت کو بیان کرنے کے لیے الہام نے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ "amalgamation" ہے، جس کی تعریف ایٹن وائٹ کے زمانے کی لغت میں یوں کی گئی ہے: "mix or unite in an amalgam; blend"۔ "آخری عظیم کشمکش" اتوار کے قانون کا بحران ہے، اور اس بحران کے لیے شیطان کی تیاری "بدی کا بھید" ہے، جو انسانی حکمت کو الہی مکاشفہ کے ساتھ خلط ملط کر دیتا ہے۔

"شیطان آخری عظیم کشمکش کے لیے سرگرمی سے اپنے منصوبے باندھ رہا ہے، جب سب لوگ اپنے اپنے فریق اختیار کر لیں گے...."

"اُن آوازوں کو سنو، اُن قوتوں کو پہچانو، جو دنیا میں غالب آ رہی ہیں۔ کیا دعا کی کوئی آواز ہے؟ کیا تم کوئی ایسی علامت دیکھتے ہو کہ خدا کو مانا جاتا ہے؟ کاہن تو ہیں، اور بہت سے ہیں؛ لیکن وہ یہوواہ کی شریعت کو اپنے پاؤں تلے روند رہے ہیں۔ اُن کے لباس جانوں کے خون سے آلودہ ہیں۔ انبوہ کثیر شیاطین کے لیے قربانی چڑھا رہے ہیں۔ تم، جو فرمانبرداری اور نافرمانی کے درمیان تذبذب میں ہو، دیکھو۔ اپنے تصور میں اُن بے شمار ہجوموں کو دیکھو جو شیطان کی قربان گاہ پر پرستش کر

رہے ہیں۔ موسیقی کو سنو، اُس زبان کو سنو، جسے اعلیٰ تعلیم کہا جاتا ہے۔ لیکن خدا اسے کیا قرار دیتا ہے؟—بدی کا راز۔" Pamphlets, 004, 11

آخری نزاع میں، جب "سب فریق اختیار کریں گے"، باغ عدن کا امتحان دہرایا جاتا ہے۔ وہ امتحان جو ابتدا میں ایک باغ کے وسط میں واقع ایک درخت تک محدود تھا، آخر میں پوری دنیا میں دہرایا جاتا ہے۔ حتمی معرکے سے پہلے شیطان کا کام "بدکرداری کا بھید" ہے، جس کی تعریف "اعلیٰ تعلیم" کے طور پر کی گئی ہے! "اعلیٰ تعلیم" کی علامت، زمین کے درندے کی سرزمین میں، نیش ول، ٹینیسی میں پائی جاتی ہے، جو 'جنوب کا ایتھنز' کہلاتا ہے، جہاں پارٹھیون کا مندر واقع ہے، اور یہ اس حقیقی تعلیم کے بالمقابل ہے جس کی نمائندگی کبھی نیش ول میں میڈیسن کالج کرتا تھا۔ الہام سے لیا گیا درج ذیل بیان اس مضمون کے آخر میں مکمل طور پر نقل کیا گیا ہے، لیکن اس مقام پر چند نکات پر غور کیا جانا چاہیے۔

"سب کو حکمت کی ضرورت ہے تاکہ وہ بدی کے اُس بھید کی احتیاط سے جستجو کریں جو اس زمین کی تاریخ کے اختتام میں نہایت نمایاں طور پر شامل ہے۔ ..."

"بحال کیا ہوا فردوس تک پہنچنے کے لیے کوئی درمیانی راہ نہیں ہے۔ ان آخری ایام کے لیے انسان کو دیا گیا پیغام یہ نہیں کہ وہ انسانی تراشیدہ تدبیروں کے ساتھ مدغم ہو جائے۔ ..."

"وہ جنہیں خدا نے اعتماد کے بلند مناصب پر سرفراز کیا ہے، آسمان کے نور سے پھر کر انسانی حکمت کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ ... وہ سب جو ایسا کردار حاصل کرنا چاہتے ہیں جو انہیں خدا کے ساتھ شریک کار بنائے اور خدا کی تحسین کا مستحق ٹھہرائے، انہیں لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے دشمنوں سے جدا کریں، اور اُس سچائی کو قائم رکھیں جو مسیح نے یوحنا کو دی تاکہ وہ اسے دنیا تک پہنچائے۔" Manuscript Releases, جلد 18، 30-36

جن سب کو "حکمت" کی ضرورت ہے، وہ اُن تمام لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو ایک ایسے آزمائشی عمل میں لائے جاتے ہیں جو بالآخر عبادت گزاروں کی دو جماعتیں پیدا کرتا ہے۔ "عاقل" وہ ہیں جو مطلوبہ "حکمت" حاصل کر لیتے ہیں۔ آزمائش کا یہ عمل اُس وقت شروع ہوتا ہے جب یسوع مسیح کا مکاشفہ کھولا جاتا ہے، یعنی انسانی مہلتِ آزمائش کے اختتام سے ذرا پہلے۔ یہ کھلنا "علم کی افزونی" کا آغاز کرتا ہے۔ جو لوگ یسوع مسیح کے مکاشفہ سے وابستہ آزمائش کا سامنا کرتے ہیں، وہ نبوی علم کا وہ "تیل" حاصل کریں گے جو اتوار کے قانون میں مشرقی ہوا کے آنے سے پیشتر راہنمائی کرنے، تیار کرنے، اور تقدیس بخشنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ "نیک و بد کی پہچان کے درخت" آسمانی روٹی کی اُس جعلی صورت کی علامت ہے جسے یا تو کھایا جانا ہے یا رد کیا جانا ہے۔

گلیل میں، کفرنحوم کے عبادت خانہ میں، یسوع نے اپنے خادمی دور کے کسی بھی اور وقت کی نسبت ایک ہی واقعہ میں زیادہ پیروکار کھو دیے۔ وہاں امتحان یہ تھا کہ آیا مسیح کے نبوی کلمات حرفی تھے یا روحانی، اور جو اس امتحان میں ناکام ہوئے، وہ اسی لیے ناکام ہوئے کہ وہ بھول گئے تھے کہ انسان کو خدا کے منہ سے نکلنے والے ہر ایک کلام سے زندہ رہنا ہے۔ مسیح نے صاف طور پر فرمایا تھا کہ وہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے نازل ہوئی، اور جو اس امتحان میں ناکام ہوئے انہوں نے حق کو انسانی حکمت کے ساتھ خلط ملط کر دیا، جس کی نمائندگی یونانی کرتے تھے۔

حوا کے باغ کی ناکامی کا آغاز کرنے سے پہلے، مسیح نے آدم اور حوا دونوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل میں سے نہ کھائیں۔ ابدی انجیل کے تین مراحل میں سے پہلا خدا کا خوف ہے۔

"ذہن کو چاہیے کہ وحی کی ہیبت ناک عظیم صداقتوں کو اپنی گرفت میں لے، اور پھر وہ کبھی اپنی قوتوں کو لغو موضوعات پر صرف کرنے پر قانع نہ ہوگا؛ وہ گھٹیا لٹریچر اور باطل مشاغل

ہے، جو آج کے نوجوانوں کو اخلاقی طور پر تباہ کر رہے ہیں، نفرت کے ساتھ منہ موڑ لے گا۔ جو لوگ بائبل کے شاعروں اور حکیموں کے ساتھ رفاقت میں رہے ہیں، اور جن کی روحیں ایمان کے سورماؤں کے جلیل القدر کارناموں سے متحرک ہوئی ہیں، وہ فکر کے ان زرخیز میدانوں سے اس حال میں واپس آئیں گے کہ ان کے دل کہیں زیادہ پاک اور ان کے اذہان کہیں زیادہ بلند ہوں گے، بنسبت اس کے کہ وہ دنیا کے نہایت مشہور غیر مذہبی مصنفین کے مطالعہ میں مشغول رہے ہوتے، یا دنیا کے فرعونوں، پیروڈیسوں اور قیصروں کے کارناموں پر غور کرتے اور انہیں جلال دیتے۔"

"نوجوانوں کی قوتیں عموماً موقوف اور غیر بیدار رہتی ہیں، کیونکہ وہ خدا کے خوف کو حکمت کا آغاز نہیں بناتے۔ خداوند نے دانی ایل کو حکمت اور معرفت عطا کی، کیونکہ وہ کسی ایسی قوت کے زیر اثر آنے پر آمادہ نہ تھا جو اس کے دینی اصولوں میں مداخلت کرے۔ اس بات کا سبب کہ ہمارے پاس صاحبِ فکر، ثابت قدم، اور حقیقی قدر و قیمت رکھنے والے اشخاص نہایت کم ہیں، یہ ہے کہ وہ آسمان سے اپنا تعلق منقطع کر کے عظمت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔" Messages to Young People, 255, 256

حوآنے اپنا "خوفِ خدا" کھو دیا۔ اُسے خدا کے کلام پر کانپ اٹھنا چاہیے تھا، اور یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی صفت ہے۔ خوفِ خدا تین آزمائشوں میں سے پہلی ہے، اور اس کا آغاز اُس وقت ہوتا ہے جب نبوتی کلام کی مہر کھولی جاتی ہے، اور بالآخر یہ ایک دانا جماعت اور ایک نادان جماعت کو ظاہر کرتا ہے۔ اُن لوگوں کے لیے جو دانا ہونے کے لیے مقدر کیے گئے ہیں، ابتدا یہی ہے کہ وہ خدا کے کلام پر کانپیں۔ حوآنے ایسا نہ کیا، اور جب آزمائش کے عمل کے دوسرے مرحلے کا سامنا اُس کو ہوا تو وہ خدا کو جلال دینے کے قابل نہ رہی، اور پھر اُس کو فیصلے کی گھڑی کا سامنا کرنا پڑا، جہاں اُس نے لودکیہ کی برہنگی کو ظاہر کر دیا۔

"جو کوئی مسیحی سیرت کو کامل بنانا چاہتا ہے، اسے مسیح کا جو اپنے اوپر لینا ہوگا۔ اگر وہ مسیح یسوع میں آسمانی مقاموں پر ساتھ ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں، تو انہیں اس زمین پر ریتے ہوئے اُس سے سیکھنا ہوگا۔ مسیح نے اپنی خوشنودی نہ چاہی۔ اُس کی پوری زندگی ایک پاک، بے غرض خیرخواہی کی نشوونما تھی۔ اُس نے انسانی فطرت کو اختیار کیا تاکہ گرے ہوئے جہان پر، شیطان اور اُس کی جماعت پر، آسمان کی کائنات پر، اور اُن عوالم پر جو ساقط نہ ہوئے تھے، یہ ظاہر کرے کہ انسانی فطرت، جب اُس کی الہی فطرت کے ساتھ متحد ہو جائے، تو خدا کی شریعت کی پوری طرح فرمانبرداری بن سکتی ہے۔ سب کو یہ پوچھنا چاہیے، 'نجات پانے کے لیے مجھ کیا کرنا چاہیے؟' خدا فروتن، شکستہ دل چاہتا ہے، جو اُس کے کلام سے کانپتے ہیں۔ ہم صرف الہی مذبح ہی سے وہ آسمانی مشعل حاصل کر سکتے ہیں جو، جب ہمیں مل جائے، تو ہمیں اپنی نالائقی کا مکمل ادراک بخشنے گی، اور ہم پر مسیح کی عظمت اور جلال کو آشکار کرے گی۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے، تو خدا ہمیں روح القدس کی رہنمائی کے تحت رکھ دیتا ہے، اور وہ ہمیں تمام سچائی میں لے جائے گا۔" Bible Echo, 20 جولائی، 1896۔

حق اور خطا کا امتزاج شیطان کا وہ کام ہے جسے بدی کے بھید کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ تفتیشی عدالت کی آخری حرکات میں تمام بنی نوع انسان کی مصالحت نیش ول، ٹینیسی میں واقع پارٹھینون مندر میں مجسم کی گئی ہے۔

"یہ دانش مندی نہیں کہ ہم اپنے نوجوانوں کو ایسی جامعات میں بھیجیں جہاں وہ اپنا وقت یونانی اور لاطینی زبانوں کا علم حاصل کرنے میں صرف کرتے ہوں، جبکہ اُن کے ذہن اور دل اُن ملحد مصنفین کے افکار و جذبات سے بھرے جا رہے ہوں جن کا وہ ان زبانوں پر عبور حاصل کرنے کے لیے مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ ایسا علم حاصل کرتے ہیں جو نہ تو بالکل ضروری ہے، نہ عظیم استاد کی تعلیمات کے مطابق۔ عموماً جو لوگ اس طریقے سے تعلیم پاتے ہیں اُن میں خود پسندی بہت ہوتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اعلیٰ تعلیم کی انتہائی بلندی تک پہنچ چکے ہیں، اور غرور کے ساتھ اپنے

آپ کو اس طرح پیش کرتے ہیں گویا اب وہ سیکھنے والے نہیں رہے۔ وہ خدا کی خدمت کے لیے بگاڑ دیے جاتے ہیں۔ وہ وقت، وسائل، اور محنتِ مطالعہ جو بہت سوں نے نسبتاً بے فائدہ تعلیم حاصل کرنے میں صرف کی ہے، ایسی تعلیم حاصل کرنے میں صرف ہونی چاہیے تھی جو انہیں ہر پہلو سے کامل مرد اور عورتیں بناتی، اور عملی زندگی کے لیے موزوں ٹھہراتی۔ ایسی تعلیم ان کے لیے نہایت اعلیٰ قدر و قیمت کی حامل ہوتی۔“

”جب طلبہ ہمارے اسکولوں سے رخصت ہوتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ کیا لے کر جاتے ہیں؟ وہ کہاں جا رہے ہیں؟ وہ کیا کرنے والے ہیں؟ کیا ان کے پاس وہ علم ہے جو انہیں دوسروں کو تعلیم دینے کے قابل بنائے؟ کیا انہیں اس طرح تعلیم دی گئی ہے کہ وہ دانا باپ اور مائیں بن سکیں؟ کیا وہ ایک خاندان کے سربراہ کے طور پر دانا مریبوں کی حیثیت سے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ کیا وہ اپنی گھریلو زندگی میں اپنے بچوں کو اس طور پر تعلیم دے سکتے ہیں کہ ان کا خاندان ایسا خاندان ہو جسے خدا خوشی سے دیکھے، کیونکہ وہ آسمان میں موجود خاندان کی ایک علامت ہے؟ کیا انہوں نے وہی واحد تعلیم حاصل کی ہے جسے حقیقتاً ’اعلیٰ تعلیم‘ کہا جا سکتا ہے؟“

”اعلیٰ تعلیم کیا ہے؟ کوئی تعلیم اُس وقت تک اعلیٰ تعلیم نہیں کہلا سکتی جب تک وہ آسمان کی مشابہت نہ رکھتی ہو، جب تک وہ نوجوان مردوں اور نوجوان عورتوں کو مسیح صفت نہ بنائے، اور انہیں اِس قابل نہ کرے کہ وہ اپنے خاندانوں کے سربراہ کی حیثیت سے خدا کے مقام پر کھڑے ہوں۔ اگر ایک نوجوان اپنی تعلیمی زندگی کے دوران یونانی اور لاطینی زبانوں کا علم، اور اُن افکار کو جو ایمان مصنفین کی تصنیفات میں پائے جاتے ہیں، حاصل کرنے میں ناکام رہا ہو، تو اُس نے کوئی بڑا نقصان نہیں اٹھایا۔ اگر یسوع مسیح نے اِس قسم کی تعلیم کو ضروری سمجھا ہوتا، تو کیا وہ اسے اپنے شاگردوں کو نہ دیتا، جنہیں وہ اُس عظیم ترین کام کے لیے تعلیم دے رہا تھا جو کبھی فانی انسانوں کے سپرد کیا گیا، یعنی دنیا میں اُس کی نمائندگی کرنا؟ لیکن اِس کے بجائے، اُس نے مقدس سچائی اُن کے ہاتھوں میں دی، تاکہ وہ اپنی سادہ صورت میں دنیا کو دی جائے۔

”ایسے اوقات آتے ہیں جب یونانی اور لاطینی کے علماء کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو ان زبانوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہ اچھا ہے۔ لیکن سب کو، اور نہ ہی بہت سوں کو، ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم کے لیے یونانی اور لاطینی کا علم ضروری ہے، وہ دور کی نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح اُس چیز کے اسرار کا علم بھی، جسے دنیا کے لوگ سائنس کہتے ہیں، خدا کی بادشاہی میں داخلے کے لیے ضروری نہیں۔ شیطان ہی ہے جو ذہن کو مغالطہ آرائی اور روایت سے بھر دیتا ہے، جو سچی اعلیٰ تعلیم کو خارج کر دیتی ہیں، اور جو سیکھنے والے کے ساتھ ہی فنا ہو جائیں گی۔“

”جنہوں نے ایک جھوٹی تعلیم حاصل کی ہے وہ آسمان کی طرف نظر نہیں اٹھاتے۔ وہ اُس ہستی کو نہیں دیکھ سکتے جو حقیقی نور ہے، جو ہر اُس شخص کو منور کرتا ہے جو دنیا میں آتا ہے۔ وہ ابدی حقائق کو خیالی اشباح سمجھتے ہیں، ایک ذرہ کو دنیا کہتے ہیں، اور ایک دنیا کو ذرہ۔ اُن بہت سوں کے بارے میں جنہوں نے نام نہاد اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے، خدا فرماتا ہے، ”تو ترازو میں تولا گیا، اور تو کم پایا گیا،“—عملی کاروبار کے علم میں کم، وقت کو بہترین طور پر کام میں لانے کے علم میں کم، یسوع کے لیے محنت کرنے کے علم میں کم۔“ ریویو اینڈ پیرلڈ، 17 اگست، 1897۔

نیش ول کے آگ کے گولوں کی تنبیہ کسی من مانے شہر سے متعلق نہیں ہے؛ بلکہ یہ ساتویں دن کے ایڈونٹسٹوں، ریاستہائے متحدہ اور دنیا پر نازل کیا گیا ایک براہ راست الہی فیصلہ ہے۔ نیش ول کے آگ کے گولے ایڈونٹ ازم کی مختلف اقسام، زمینی درندہ، اور دنیا کے لیے مختلف اوصاف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نیش ول کے آگ کے گولے جھوٹی تعلیم پر خدا کا فیصلہ ہیں، جس کی علامت نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت سے دی گئی ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"خداوند یسوع نے مختلف تصویروں کے ذریعہ یوحنا پر اُن لوگوں کے شریر کردار اور فریب دینے والے اثر کو ظاہر کیا جو خدا کے لوگوں پر اپنے ظلم و ستم کے سبب نمایاں رہے ہیں۔ سب کو حکمت کی ضرورت ہے تاکہ اُس بدی کے بھید کی احتیاط سے تحقیق کریں جو اِس زمین کی تاریخ کے اختتام میں نہایت بڑی جگہ رکھتا ہے۔ دنیا کی حکمران قوتوں کے باشندوں کے اُن مکروہ کاموں کی خدا کی طرف سے پیش کش—جو اپنے آپ کو خفیہ انجمنوں اور اتحادی جماعتوں میں باندھتے ہیں اور خدا کی شریعت کا احترام نہیں کرتے—سچائی کی روشنی رکھنے والے لوگوں کو اس قابل بنانی چاہیے کہ وہ ان تمام برائیوں سے الگ اور محفوظ رہیں۔ دنیا کے تمام جھوٹے مذہب کے پیروکار زیادہ سے زیادہ اپنے بداعمالیوں کو ظاہر کریں گے؛ کیونکہ صرف دو ہی فریق ہیں، ایک وہ جو خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو خدا کی مقدس شریعت کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔"

"عورت کی نسل اور سانپ کے درمیان عداوت کو خداوند نے واضح طور پر متعین کر دیا۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان، اور تیری نسل اور اُس کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا؛ وہ تیرے سر کو کچلے گا، اور تو اُس کی ایڑی پر وار کرے گا۔" اور آدم سے اُس نے کہا، چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات سنی، اور اُس درخت کا پھل کھایا جس کے بارے میں میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تو اُس میں سے نہ کھانا، اِس لیے زمین تیرے سبب سے ملعون ہوئی؛ تو اپنی عمر بھر مشقت کے ساتھ اُس کی پیداوار کھائے گا؛ اور وہ تیرے لیے کانٹے اور اُونٹ کٹارے اُگا لے گی؛ اور تو میدان کی سبزی کھائے گا؛ تو اپنے چہرے کے پسینے کی روٹی کھائے گا، جب تک کہ تو زمین میں پھر نہ جا ملے؛ کیونکہ اسی میں سے تو لیا گیا ہے؛ اِس لیے کہ تو خاک ہے، اور خاک ہی میں پھر لوٹ جائے گا۔"

"اپنی ہی راہ پر چل کر، شیطان کی آزمائشوں کے مطابق عمل کر کے، اور خدا کی معلوم مرضی کے خلاف جا کر، انسان نے عیث اپنی رفعت اور اپنی برکت کا سامان کرنے کی کوشش کی۔ یوں اسے خدا کے احکام کی نافرمانی کا عملی علم حاصل ہوا۔ یوں وہ نیکی اور بدی سے واقف ہوا؛ یوں اس نے خدا کے ساتھ اپنی وفاداری اور جاں نثاری کھو دی، اور تمام انسانی خاندان پر بدی اور مصیبت کے سیلاب کے دروازے کھول دیے۔ آج کتنے لوگ یہی تجربہ کر رہے ہیں! انسان کب سیکھے گا کہ اس کی سلامتی کا واحد وسیلہ صرف ایک کامل اعتماد کے ذریعے ہے: 'یوں فرماتا ہے خداوند؟'

"شیطان انسانی طریقوں کے ذریعے خدا کے فرزندوں پر اپنی خود ساختہ تدبیریں مسلط کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس بات کی کوشش میں ہے کہ اسے خدا کے طور پر قبول کر لیا جائے، بلکہ یہاں تک کہ اسے خدا سے بھی برتر مقام دے دیا جائے۔"

"سبت کو ہفتہ کے پہلے دن میں تبدیل کر کے، وہ لوگوں کو خدا کے اعلانات کا انکار کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اور یوں انہیں اپنی ہی راہوں اور منصوبوں کو اس طرح اختیار کرنے پر لے آتا ہے کہ وہ اپنی ہی نگاہ میں اور اپنی بگڑی ہوئی فہم میں نہایت دانا دکھائی دیں۔ انسانی تدبیر کے ذریعے وہ لوگوں کو اس بات پر مائل کرتا ہے کہ خدا کے صریح احکام کو انسانی روایت سے کم مؤثر سمجھیں، اور اس شریعت سے انحراف کو، جو ہمیشہ مقدس اور عادل اور نیک ہے، ایک معمولی بات جانیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس طرح انسانی وسیلوں کو فرمانبردار فرزندوں کی مانند خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر چلنے سے باز رکھ کر، وہ ہماری دنیا میں خدا کے کام کی تکمیل میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے۔"

"لیکن انسانی وسائل کے ساتھ شیطان کی سازباز، جو ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں، اب بھی—گناہ کے تجربہ کے آزمائے جا چکنے کے بعد—اسی قدر خوف کھانے اور اجتناب کرنے کے لائق ہے، جتنی ہمارے اولین والدین کے معاملہ میں تھی۔ مجھے یہ کہنے کی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے کام میں ذمہ داری کے منصبوں پر مقرر کیے گئے ہیں، دوسروں پر قابو رکھنے کے اپنے حق کو حد سے زیادہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ آدمی جس منصب پر فائز ہوتا ہے، وہ اس کے کردار کو نہیں بدلتا۔ بعض یوں معلوم ہوئے ہیں کہ گویا وہ سمجھتے ہیں کہ کلیسیاؤں اور شفاخانوں کے لیے منصوبہ بندی کرنا

انہی کا کام ہے اور ان کے فیصلے پر کوئی سوال نہ اٹھایا جائے۔ انہیں چاہیے کہ ہر قدم پر یسوع سے سیکھیں۔ ہر شخص کے لیے اعلیٰ ترین اختیار وہی ہونا چاہیے۔"

"وہ ہستی جو اکثر ہماری معلّم رہی ہے، فرماتی ہے، 'انسان کے لیے یہ کس قدر دشوار ہے کہ وہ اپنے خدا کے ساتھ فروتنی سے چلے، شکستہ روح کے ساتھ خدا کی راہ اختیار کرے اور شیطان کی اُن تجاویز کو رد کرے جو بظاہر بڑے دنیوی فوائد پیش کرتی ہیں۔' خدا ہی کی ڈالی ہوئی مضبوط بنیاد پر ثابت قدمی سے قائم رہنے کے بجائے انسان کے اپنے ہی طریقے پر چلنے کے اثرات بار بار ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اُن سیدھے راستوں پر چلنے سے انکار کرنا جن کی نشان دہی خدا نے کی ہے، انہیں الجھن میں ڈال دے گا، اور اُن دوسروں کو بھی حکمت نہیں سکھائے گا جو اسی امتحان اور آزمائش سے گزرتے ہیں۔ انسان کب سیکھے گا کہ خدا، خدا ہے، اور انسان نہیں کہ وہ تبدیل ہو؟"

"بعض ایسے لوگ جو راہِ راست سے ہٹ گئے ہیں، مسلسل ایک بخارے قرارے میں مبتلا رہے ہیں کہ وہ ایسی ذمہ داریاں اپنے ہاتھ میں لے لیں جو خدا نے اُن پر نہیں رکھی ہیں۔ خدا ہر خادم دین اور ہر معالج کو حکم دیتا ہے کہ وہ حق کی سادگی کو برقرار رکھے۔ خدا کا بیٹا، جو عہدِ عتیق اور عہدِ جدید دونوں میں ظاہر کیا گیا ہے، آج ہماری دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ ہر طبی مشنری کو اپنی تربیت اسی سے حاصل کرنی ہے۔ جب تک وہ اپنے آپ کو ہوا کی قدرت کے شہزادے سے الگ نہ کرے، وہ اُن جانوں کو گمراہ کرے گا جو اُس پر بھروسا رکھتی ہیں۔ سب لوگ اُن اشخاص سے ہوشیار رہیں جو اس قدر تعلیم یافتہ اور بلند کیے گئے ہوں کہ اُن کے منصوبے عام لوگوں کی سمجھ میں نہ آ سکیں۔"

"گناہ کی مکاریوں کی گہرائی لامحدود تصور سے بھی بڑھ کرے۔ ہر آفت، ہر دکھ اور موت، نہ صرف بدی کی قدرت بلکہ زندہ خدا کی صداقت کا بھی ثبوت ہیں۔ زندہ خدا کے اُس کلام کو جان لینے کے بعد، جو ابد تک قائم رہتا ہے، اور جو فرمانبرداری کے وسیلہ سے زندگی بخشتا ہے، شیطان کی چالاکی کے مطابق ڈھلنے میں انسان کی کمزوری نہایت عجیب ہے۔ جتنے خدا سے تعلیم پاتے ہیں، وہ سب مسیح کو اُس کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔ جو کوئی خدا کے معلوم اور معروف اعلانات کا انکار کرتا ہے، وہ گناہ کی مقبولیت کو ظاہر کرتا ہے، اور اُس زندگی اور بقا کے پہلو میں کام نہیں کر رہا جو سچائی کی کامل تقدیس کے ذریعے ظاہر کی گئی ہیں۔ جب تک وہ اپنے کردار، اپنے الفاظ، اور اپنی روح میں تبدیلی نہ کریں، جانیں ہلاک ہو جائیں گی۔"

"بحال کی گئی فردوس کے لیے کوئی درمیانی راہ نہیں ہے۔ اِن آخری ایام کے لیے انسان کو دیا گیا پیغام یہ نہیں کہ وہ انسانی تدبیروں کے ساتھ آمیز ہو جائے۔ ہمیں دنیا دار وکیلوں کی حکمتِ عملی پر تکیہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں دعا کرنے والے فروتن انسان ہونا چاہیے، اور اُن لوگوں کی مانند عمل نہیں کرنا چاہیے جو شیطان کے کارندوں کے سبب سے اندھے کر دیے گئے ہیں۔"

"بہت سوں کے پاس ایمان تو ہے، لیکن ایسا ایمان نہیں جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا اور جان کو پاک کرتا ہے۔ نجات بخش ایمان محض سچائی کے ایک مجرد اعتقاد ہی کا نام نہیں۔ 'شیاطین بھی ایمان رکھتے ہیں اور کانپتے ہیں۔' خدا کے روح کا الہام انسانوں کو ایسا ایمان عطا کرتا ہے جو ایک محرک قوت ہے، جو سیرت کو ڈھالتی ہے، اور انسانوں کو محض رسمی اعمال سے بلند تر لے جاتی ہے۔ الفاظ، اعمال، اور روح کو اس حقیقت کی گواہی دینی چاہیے کہ ہم مسیح کے پیرو ہیں۔"

"سب سے بڑی روشنی اور برکت جو خدا نے عطا کی ہے، اِن آخری ایام میں خطا اور ارتداد کے خلاف کوئی ضمانت نہیں ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے اعتماد کے اعلیٰ مناصب پر سرفراز کیا ہے، وہ آسمان کی روشنی سے پھر کر انسانی حکمت کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ تب ان کی روشنی تاریکی بن جائے گی، ان کی وہ صلاحیتیں جو خدا نے امانتاً ان کے سپرد کی تھیں، پھندا ثابت ہوں گی، اور ان کا کردار خدا کے لیے باعثِ ٹھوکر ہوگا۔ خدا سے تمسخر نہیں کیا جا سکتا۔ اُس سے برگشتگی کے بعد ہمیشہ سے اس کے یقینی نتائج ظاہر ہوتے آئے ہیں اور ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔ ایسے اعمال کا ارتکاب جو

خدا کو ناپسند ہوں، اگر ان سے قطعی طور پر توبہ نہ کی جائے اور انہیں ترک نہ کیا جائے، تو ان کے لیے عذر تراشنے کی کوشش کرنے کے نتیجے میں بدکار شخص فریب میں قدم بہ قدم آگے بڑھتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ بہت سے گناہ بے خوفی کے ساتھ کیے جائیں گے۔ جو سب لوگ ایسا کردار رکھنا چاہتے ہیں جو انہیں خدا کے ساتھ شریک کار بنانے اور خدا کی تحسین پانے کے قابل کرے، انہیں لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے دشمنوں سے جدا کریں، اور اُس سچائی کو قائم رکھیں جو مسیح نے یوحنا کو دی تاکہ وہ اسے دنیا کو دے۔" Manuscript Releases, volume 18, 30-36.